خطبہ جمعہ

مومن اس حسن سے شناخت کیا جاتاہے جس کا نام دوسرے لفظوں میں نور ہے

سامنے کانوران کے لئے عزم والی طرف کو روشن کر رہا ہو گا اور دائیں طرف والا نور باقی اطراف کو

(مومنوں کے لئے ان کا نوران کے آگے اور دائیں طرف تیزی سے چلنے سے مراد)

(آیات قرآنیہ ، احادیث نبوی،علماء کی تفاسیر اور حضرت مسیح موعودؑ کے ارشادات کے حوالہ سے اللہ تعالیٰ کی صفت النور کے مختلف پہلوؤں کا تذکرہ)

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز - فرمودہ ۳۰ر اگست ۲۰۰۲ء بمطابق ۳۰ ظہور ۱۳۸۱ھجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله-

أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم- بسم الله الرحمٰن الرحيم -

الحمدلله رب العلمين - الرحمٰن الرحيم - مٰلك يوم الدين - إياك نعبد و إياك نستعين -

اهدنا الصراط المستقيم - صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين-

﴿يَوْمَ تَرَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ يَسْعٰى نُوْرُهُمْ بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَبِاَيْمَانِهِمْ بُشْرٰكُمُ الْيَوْمَ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا . ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ﴾-

(سورة الحديد)

جس دن تو مومن مردوں اور مومن عورتوں کو دیکھے گا کہ ان کا نوران کے آگے آگے اور ان کے دائیں طرف تیزی سے چل رہا ہے۔ تمہیں آج کے دن مبارک ہوں ایسی جنتیں جن کے دامن میں نہریں بہتی ہیں۔ وہ ان میں ہمیشہ رہنے والے ہوں گے۔ یہی بہت بڑی کامیابی ہے۔

بخاری کتاب المناقب میں ہے:

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک تاریک رات کو دو شخص آنحضور ﷺ کے پاس سے نکل کر اپنے گھروں کو روانہ ہوئے تو ایک نوران دونوں کے آگے آگے چل رہا تھا یہاں تک کہ وہ دونوں الگ الگ ہو گئے۔ چنانچہ جب وہ الگ ہوئے تو وہ نور بھی ان کے ساتھ دو حصوں میں ہو گیا۔

اس روایت کے آخر میں ہے کہ یہ اشخاص اُسید بن حضیرؓ اور عبّاد بن بشرؓ تھے۔

(بخاری کتاب مناقب الانصار .باب منقبة اسيد بن حضير وعباد بن بشر رضی الله عنهما)

علامہ فخر الدین رازی سورۃ الحدید کی آیت ﴿يَوْمَ تَرَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ......﴾ کی تفسیر کرتے ہوئے تحریر کرتے ہیں کہ اس آیت میں ﴿يَوْمَ﴾ سے مراد روز حساب ہے۔

اس آیت نور کے بارہ میں کئی آراء ہیں۔ پہلی یہ کہ اس سے مراد نفسِ نور ہے جیسا کہ حضرت نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ہر ثواب یافتہ کو اس کے عمل اور ثواب کے موافق نور حاصل ہو گا۔ اور ثواب کے کم و بیش ہونے کی صورت میں انوار کے درجات بھی مختلف ہونگے۔ کچھ تو وہ ہونگے جنہیں عدن سے صفاء تک روشن کرنے والا نور میسر ہو گا۔ اور کچھ وہ ہونگے جن کو پہاڑ کے برابر نور ملے گا۔ بعض کا نور صرف قوموں میں روشنی دینے تک محدود ہو گا۔ ان میں سے سب سے کم تر نور وہ ہو گا جس کا نور اس کے انگوٹھے پر جلتا بجھتا رہے گا۔ (رازی)۔ (انگوٹھے پر جلتا بجھتا رہے گا' کی سمجھ نہیں آئی۔ یہ تشریح طلب بات ہے)۔

علامہ شہاب الدین آلوسی سورۃ الحدید کی آیت کریمہ نمبر ۱۳ کے تحت ﴿يَسْعٰى نُوْرُهُمْ بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَبِاَيْمَانِهِمْ﴾ کی تفسیر کرتے ہوئے تحریر کرتے ہیں کہ اس سے مراد یہ ہے کہ ان کے لئے نور دو اطراف سے ظہور پذیر ہو گا۔ سامنے اور دائیں طرف سے۔ اور یہ دو اطراف بطور خاص اس لئے ذکر کی گئی ہیں کیونکہ سعادتمندوں کو ان کے نامہ ہائے اعمال انہی دو اطراف سے پیش کئے جائیں گے۔ اس کے برعکس بد بختوں کو ان کے نامہ ہائے اعمال بائیں طرف سے اور عقب سے پیش کئے جائیں گے۔ اور عام مفہوم میں نور کی دو قسمیں ہیں سامنے کا نور جو ان کے لئے عزم والی طرف کو روشن کر رہا ہو گا اور دائیں طرف والا نور باقی اطراف کو روشن کر رہا ہو گا۔ جمہور کے نزدیک اصل نور تو دائیں طرف کا نور ہے اور جو سامنے نور ہو گا وہ اسی نور کا انتشار ہے۔ اس سلسلہ میں ابن ابی حاتم اور مستدرک الحاکم میں ایک روایت ہے کہ عبد الرحمٰن بن جبیر بن نفیر سے مروی ہے کہ انہوں نے ابوذرؓ اور ابو درداءؓ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ میں پہلا شخص ہوں گا جسے قیامت کے دن سجدہ کی اجازت ہو گی اور میں ہی پہلا شخص ہوں گا جسے اپنا سر سجدے سے اٹھانے کی اجازت دی جائے گی اور میں اپنے سامنے دیکھوں گا اور اپنے پیچھے دیکھوں گا اور اپنے دائیں طرف دیکھوں گا اور اپنے بائیں طرف دیکھوں گا تو میں اپنی اُمت کو تمام اُمتوں کے درمیان پہچان لوں گا۔ اس پر کہا گیا یا رسول اللہ! آپ اپنی امت کو حضرت نوحؑ سے لے کر آپ تک کی تمام امتوں سے کیسے پہچانیں گے۔ آپؐ نے فرمایا ان کے چہرے وضو کے اثر سے چمک رہے ہونگے اور یہ علامت ان کے علاوہ اور کسی میں نہیں ہو گی۔ اور میں ان کو پہچانوں گا کہ ان کے نامہ اعمال ان کے دائیں ہاتھ میں ہونگے۔ اور میں ان کے چہروں پر سجدہ کے آثار کی وجہ سے ان کو پہچان لوں گا۔ اور میں ان کو پہچان لوں گا ان کے اس نور کی وجہ سے جو ان کے دائیں بائیں اور ان کے آگے دوڑ رہا ہو گا۔ علامہ آلوسی اس حدیث پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ ظاہر ہے کہ یہ خوشخبری نور کو اس اُمت کے مومنین کے ساتھ مختص کرتی ہے۔ (روح المعانی)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"عشق مجازی تو ایک منحوس عشق ہے کہ ایک طرف پیدا ہوتا اور ایک طرف مر جاتا ہے۔ اور نیز اس کی بناء اُس حُسن پر ہے جو قابل زوال ہے۔ اور نیز اس حسن کے اثر کے نیچے آنے والے بہت ہی کم ہوتے ہیں۔ مگر یہ کیا حیرت انگیز نظارہ ہے کہ وہ حسن روحانی جو حسن معاملہ اور صدق و صفا اور محبت الٰہیہ کی تجلّی کے بعد انسان میں پیدا ہوتا ہے اس میں ایک عالمگیر کشش پائی جاتی ہے۔ وہ مستعد دلوں کو اس طرح اپنی طرف کھینچ لیتا ہے کہ جیسے شہد چیونٹیوں کو۔ اور نہ صرف انسان بلکہ عالم کا ذرّہ ذرّہ اس کی کشش سے متاثر ہوتا ہے۔ صادق المحبت انسان جو سچّی محبت خدا تعالیٰ سے رکھتا ہے، وہ وہ یوسف ہے جس کے لئے ذرّہ ذرّہ اس عالم کا زلیخا صفت ہے۔ اور ابھی حسن اس کا اس عالم میں ظاہر نہیں کیونکہ یہ عالم اس کی برداشت نہیں کرتا۔ خدا تعالیٰ اپنی پاک کتاب میں جو فرقان مجید ہے، فرماتا ہے کہ مومنوں کا نُور اُن کے چہروں پر دوڑتا ہے۔ اور مومن اس حسن سے شناخت کیا جاتا ہے جس کا نام دوسرے لفظوں میں نُور ہے۔

اور مجھے ایک دفعہ عالمِ کشف میں پنجابی زبان میں اسی علامت کے بارے میں یہ موزون فقرہ سنایا گیا: "عشق الٰہی وَسّے منہ پر ولیاں ایہہ نشانی"۔ مومن کا نُور جس کا قرآن شریف میں ذکر کیا گیا ہے، وہ وہی روحانی حسن و جمال ہے جو مومن کو وجود رُوحانی کے مرتبہ ششم پر کامل طور پر عطا کیا جاتا ہے۔ جسمانی حسن کا ایک شخص یا دو شخص خریدار ہوتے ہیں مگر یہ عجیب حسن ہے جس کے خریدار کروڑہا روحیں ہو جاتی ہیں۔"

(براہین احمدیہ۔ حصہ پنجم۔ روحانی خزائن جلد ۲۱۔ صفحہ ۲۲۲۔۲۲۴)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اپنے عربی منظوم کلام میں فرماتے ہیں:

"اے معرفتِ الٰہی کے طالب! اس کی شریعت کا دامن پکڑ لے اور اس پیشوا کے مقابلے میں ہر پیشوا کو چھوڑ دے۔ وہ لوگوں کے دلوں کو ہر تاریکی سے پاک کر دیتا ہے اور جو بھی اس کے پاس صدق سے آئے تو اسے (اس کی) ہدایت منور کر دیتی ہے۔ کیا تُو ایسے لوگوں کو جانتا ہے جو ان جیسے مُردہ تھے جو مُردوں کی طرح سوئے ہوئے تھے اور بہت جاہل اور جھگڑالو تھے۔ سو اس نبی نے ان کو بیدار کر دیا تو وہ نُور دینے والے اور علم و ہدایت میں قابلِ رشک ہو گئے۔ اور وہ آگئے اس کی طرف جبکہ ایک نُور ان کو پیچھے سے چلا رہا تھا اور ایک راہنمائی کرنے والا نُور ان کے آگے آگے تھا۔ پس وہ اللہ کے فضل سے اپنے زمانے کی مخلوق پر علم و ایمان اور نور و ہدایت میں سبقت لے گئے۔ یہ سب کچھ اس کے نُور کی برکت سے تھا جو کہ احمد ﷺ ہیں۔ میری روح اے محمدؐ! آپ پر ہمیشہ قربان ہے"۔ (کرامات الصادقین)

مہاشہ محمد عمر صاحب مرحوم لکھتے ہیں:

"اسلام میں داخل ہونے کے بعد مجھے سب سے پہلے ملکانہ (یو۔پی) میں جانا پڑا۔ وہاں پر اللہ تعالیٰ نے اسلام کی صداقت میں بے شمار معجزات اور نشانات دکھائے۔ چنانچہ ایک دن کا واقعہ ہے کہ ہمارا ایک وفد فرخ آباد سے نگریا جواہر جا رہا تھا کیونکہ ہمیں معلوم ہوا تھا کہ یہ گاؤں مرتد ہو رہا ہے۔ ہاں پر جا کر معلوم ہوا کہ وہاں کے تمام مسلمان مرتد ہو گئے ہیں اور گاؤں والوں نے ہم سے کہا کہ آپ لوگ یہاں سے نکل جائیں ورنہ آپ کو جبراً نکال دیا جائے گا۔ چنانچہ ہم وہاں سے رات کے گیارہ بجے کے قریب نکلے۔ راستہ دریائے گنگا کے کنارے کنارے تھا۔ ایک مقام پر جب ہم آئے تو وہاں راستہ نہایت ہی خطرناک تھا۔ رات اندھیری تھی جس کی وجہ سے راستہ کی تلاش میں کافی دقّت ہوتی تھی۔ مجھے یاد ہے کہ چوہدری وزیر محمد صاحب آگے آگے جا کر کھڑے ہو کر آواز دیتے تھے کہ آ جاؤ راستہ ٹھیک ہے تو ہم سب آگے چل دیتے تھے۔ ایک مقام پر جب ہم آئے تو وہ راستہ نہایت خطرناک تھا۔ کیونکہ وہاں پر ایک نالہ گنگا میں آ کر گرتا تھا جس کی وجہ سے خطرہ تھا کہ کہیں ہم میں سے کوئی دریا میں نہ گر جائے۔ اسی اثناء میں دریائے گنگا سے ایک چراغ نمودار ہوا جو کہ بڑھتے بڑھتے اونچے منارے کے برابر ہو گیا اور وہ بالکل ہمارے قریب آ گیا۔ جس کی وجہ سے ہم نے وہ خطرناک راستہ آسانی کے ساتھ طے کر لیا۔ مَیں چونکہ نیا نیا مسلمان ہوا تھا اس لئے مَیں ڈر گیا کہ شاید کوئی بھوت چڑیل نہ ہو۔ مَیں ڈر کر میاں محمد یامین صاحب مرحوم کتب فروش کے ساتھ چمٹ گیا۔ میری گھبراہٹ کو دیکھ کر آپ نے کہا: "میاں فکر نہ کرو یہ خدائی آگ ہے جو کہ تمہاری راہنمائی کے لئے خدا تعالیٰ نے بھیجی ہے"۔ یہ پہلا نشان تھا کہ جو اللہ تعالیٰ نے مجھے صداقت اسلام کا دکھایا"۔

("برہان ہدایت" مؤلفہ مولوی عبدالرحمن صاحب مبشر (مرحوم) صفحہ ۲۵۲۔۲۵۳۔ مطبوعہ جنوری ۱۹۶۷ء)

❀❀❀..........❀❀❀..........❀❀❀